مرشد نامہ

تحریر: نتاشہ انور

۱۳ نومبر ۲۰۲۳

دنیا اللہ پاک نے اپنی پہچان کے لیے بنائی اور اپنی پہچان کے لیے انسان بنائے اور خود کی پہچان اپنے حبیب مکرم ﷺ میں رکھ دی اور حکم دیا کہ آقائے دو جہاں رسول اللہ ﷺ کی مانو اگر مجھے مانتے ہو تو، جو رسول اللہ ﷺ کہیں وہ رکھ لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ، کیونکہ آپ ﷺ اپنی خواہشِ نفس سے کچھ بھی نہیں کہتے۔۔۔!

اس سب میں صرف ایک ہی درس ہے، جانتے ہیں کیا؟ انسانیت کا، بھلائی کا، اور محبت کا۔۔۔ اللہ نے کب کہا کہ میں نے سنی، شیعہ، دیوبند، وہابی، ہندو، عیسائی، کافر اور مسلمان بنائے۔۔۔ رب العالمین نے تو کہا ہے میں نے ''انسان'' بنائے ہیں۔۔۔ انسان بنائے ہیں تو ان سے صرف ایک ہی توقع ہے کہ انسانیت کا تعلق قائم رہے۔۔۔ دین کا تعلق قائم ہونے کے لیے دین دار ہونا ضروری ہے مگر معذرت کے ساتھ ہم نہ اچھے دنیا دار ہیں نہ دین دار۔۔۔ ہر انسان یہی سوچتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی جنت میں نہیں جائے گا اور اللہ صرف اس سے محبت کرتا ہے اسی کی سنتا ہے بس۔۔۔ یہ خوش فہمی نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا۔۔۔ ہم نے اللہ پاک سے بھی تجارت کر رکھی ہے۔۔۔ اپنا ہر اک اچھا عمل، جو ہماری نظروں میں اچھا ہے اس کو روز جتلاتے اور بتاتے ہیں، کہ اس کے بدلے اجرت میں جنت مل جائے، جبکہ جنت کا وعدہ اجرت میں نہیں، محبت میں دینے کا ہے۔۔۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے یہ تجارت تو سکھائی ہی نہیں، آپ ﷺ نے اللہ سے اور اللہ کی وجہ سے اس کے بندوں سے محبت کرنا سکھایا بنا کسی مذہبی تخصیص کے۔۔۔ تو کون لوگ ہیں یہ جو انسانیت کے بیچ میں مذہب لے آئے؟؟؟ جنھیں لگتا ہے کہ مذہب بڑھا ہے انسانیت سے بھی، کون ہیں یہ لوگ کہاں سے آئے اور کیوں آئے؟؟؟

یہ ہم ہی لوگ ہیں اور ہمارے ہی لوگ ہیں۔۔۔ سنی کہتا ہے شعیہ کافر، شعیہ کہتا ہے سنی کافر۔۔۔ ہندو مسلمان کا دشمن، مسلمان ہندو کا دشمن۔۔۔ اب تو حالت یہ ہو گئی کہ دیوبند کہتا ہے سنی جہنمی، اور سنی کہتا ہے دیوبند کبھی بخشا نہیں جائے گا۔۔۔ آپ سب انسان بن جائیں یہی مقصود ہے دین نبھانے کے لائق صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ کے بندوں سے محبت کرتے ہیں، ان کا احساس کرتے ہیں۔۔۔ وہ دور آن پہنچا جب عیسیٰؑ امتِ محمدی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے کیونکہ پھر سے ''انسانیت'' درکار ہے۔۔۔! بدلیں اس سوچ کو اب۔۔۔ اچھا انسانیت سے بڑا کوئی دین نہیں۔۔۔ بنا مذہبی تخصیص کے بھوکوں کو کھانا کھلائیں، غریبوں کی دادرسی کریں، دکھی دلوں کو خوشیوں سے بھریں یہ مت سوچیں کہ ہم پر مذہب اور تہذیب کے دائروں میں رہ کر کسی دوسرے گروہ کی مدد کرنے پر مُلا جی کتنے فتوے صادر کریں گے؟؟؟ یہ سوچیں کہ ''اللہ کے بندوں'' سے محبت کر کے اللہ آپ کو کتنا نوازے گا۔۔۔ نماز، قرآن، مندر، مسجد یہ سب باتیں تب کیجیے گا جب ہم اچھے انسان ہوں اور انسانیت کے تعلق کو سمجھ جائیں۔۔۔ جب اللہ پاک ہر ''انسان'' کو کھانا، پیسے، عزت، شہرت، تن ڈھکنے کو کپڑے، خوشیاں،

غم ،آزمائشیں اوراپنی محبت بنا کسی تخصیص کے ہر روز ہر لحہ دیتے ہیں تو پھراس کے دیے میں سے دیتے ہوئے ہم کیوں سوچتے ہیں کہ سامنے والا بندہ اس کا مستحق ہے کہ نہیں، چاہے وہ کوئی شے ہو یا محبت ۔۔۔؟؟؟

اللہ پاک نہ کسی کافر کا کھانا روکتے ہیں اور نہ کسی مسلمان کا۔۔۔تو پھر ''انسان''، ''انسان'' کا کھانا پانی کیسے روک لیتا ہے۔۔۔اللہ تو کافر، فاحشہ عورت کو کتے کو پانی پلانے پر جنت عطا کر دیتا ہے اور بخش دیتا ہے،تو یہ ''مذہبی'' لوگ پھر کس پیغام کو سمجھا اور سکھا رہے ہیں ۔۔۔۔

دنیا کو اس وقت انسانیت درکار ہے ۔۔۔اور جنت کی امید سب کو ہے یقین کی سند تو کسی کے بھی پاس نہیں ۔۔۔اس امتحان گاہ (دنیا) میں کامیابی کا سوچیں ۔۔بنا پرچہ پورا کیے خود کو فرسٹ annouce کرنے والے کم عقل اور خوش فہم حضرات سے دور رہیں کیونکہ یہ خود تو ڈوبیں گے آپ کو بھی ساتھ لیکر ڈوبیں گے ۔۔۔دوسروں کی مدد کرنا سیکھیں جہاں اور جتنی بھی کر سکتے ہیں چاہے روٹی کا ایک نوالہ ہی کیوں نہ ہو۔۔۔اللہ پاک کی بارگاہ میں ایک بینک ہے جس کا نام ''انسانیت'' ہے اس بینک میں اپنا اکاؤنٹ کھولیں یقین کریں منافع ور آسانی کے علاوہ کبھی نقصان نہیں ہوگا بلکہ ہر چیز دنیا وآخرت کے لیے دگنی ہوگی ۔۔۔!!! کسی کا مذہبی ہونا اس کا ذاتی فعل اور انسان ہونا اجتماعی فیل ہے۔اور انسانیت کے ۴ ستون ہیں؛ محبت، احساس، حیا اور تہذیب ۔۔۔!!!!

امید کرتی ہوں ''مذہبی'' لوگوں پر میری یہ سوچ گراں نہیں گزرے گی اور وہ اسے اصلاحی پہلو سے دیکھیں گے ۔۔۔اللہ پاک ہم سب کے حال پر رحم کریں، الٰہی آمین ۔۔۔!!!!

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم وصل علیہ